ازعدالت عظمیٰ

بیبھوتی بھوشن چترجی

6 اکتوبر
1959

بنام

ریاست بہار

(پی۔ بی۔ گجیندرگڈکر اور کے سبّا راؤ، جسٹس صاحبان)

عدالتی فیس۔فوجداری نظر ثانی کی درخواست کے ساتھ دائر کی گئی نچلی عدالتوں کی تصدیق شدہ نقل –آیا عدالتی فیس قابل وصول ہے-عدالت فیس ایکٹ، 1870 (VII بابت1870)، دفعہ 4,شڈول I ، آرٹیکل 9

اپیل کنندہ جو مجسٹریٹ کی طرف سے اس کے خلاف مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 107 کے تحت ایک ساعت میں جاری کردہ احکامات سے آزردہ تھے اور ایڈیشنل سیشن جج کے ذریعے تصدیق شدہ، اس معاملے کو پٹنہ میں عدالت عالیہ کے سامنے فوجداری نظر ثانی کی درخواست کے ذریعے لیا گیا اور اس کے ساتھ مندرجہ دونوں عدالتوں کے ذریعے بغیر کسی عدالتی فیس کے صادر کردہ احکامات کی تصدیق شدہ نقل دائر کیں۔عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ اس عدالت میں یہ طریقہ کار کہ مذکورہ تصدیق شدہ کاپیاں عدالتی فیس کی ادائیگی کے ساتھ وصول کی جا سکتی ہیں، درست تھا اور اسے عدالت فیس ایکٹ، 1870 کے شڈول 1 کی دفعہ 9 کی توضیعات کے ذریعے جائز قرار دیا گیا۔اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کو نافذ کرنے میں مقننہ نے جو پالیسی اپنائی تھی وہ ملزم شخص کو متعلقہ دستاویزات مفت فراہم کرنا تھی اور اس پالیسی سے مطابقت نہیں رکھتی کہ وہ فوجداری احکامات اور فیصلوں کی تصدیق شدہ کاپیوں پر عدالتی فیس ادا کرے۔

یہ کہا گیا، کہ عدالت فیس ایکٹ، 1870 کی دفعہ 4 کے تحت فوجداری فیصلوں یا احکامات کی کاپیاں جو عدالت عالیہ کے سامنے دائر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، ان پر ایکٹ کے شڈول 1 کی دفعہ 9 ، کے ذریعہ مقرر کردہ عدالتی فیس کا ڈاک ٹکٹ ہونا ضروری ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جیمز پال الیگزینڈر بنام جیمز آرتھر ایڈورڈز، آئی ایل آر 1953 ٹی سی69 ، منظور شدہ۔

مزید کہا گیا کہ عدالت فیس ایکٹ کی توضیعات تعمیر میں، اس پالیسی کے بارے میں فرضی تحفظات جس پر ضابطہ فوجداری کی متعلقہ دفعات مبنی ہو سکتی ہیں، متعلقہ نہیں ہوں گے۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار :فوجداری اپیل نمبر199 بابت1957

1957کے فوجداری ترمیم نمبر 924 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 25 ستمبر 1957 کے فیصلے اور حکم پر اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے:پی کے چٹرجی،

مدعا علیہ کی طرف سے:این ایس بندرا اور ڈی گپتا،

. 6اکتوبر1959۔عدالت کا فیصلہ جسٹس گجیندر گڈکر کے ذریعے سُنایا گیا تھا

جسٹس گجیندر گڈکر: پٹنہ میں عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل،عدالت فیس ایکٹ (VII بابت1870)جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے کے شڈول1 کی دفعہ 9 کی تعمیر کے بارے میں ایک مختصر سوال اٹھاتی ہے۔اپیل کنندہ بیبھوتی بھوشن چٹرجی کے خلاف بھاگلپور فسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت میں مجموعہ ضوبطہ فوجداری کی دفعہ 107 کے تحت سنوائی شروع کی گئی؛اس سماعت میں فاضل مجسٹریٹ نے اپیل کنندہ کو5000 روپے کے بانڈ بشمول اتنی ہی رقم کی ہر ایک،دو ضمانتوں کو پیش کرنے پر عمل در عمل کرے تاکہ ایک سال تک کی مدت تک امن قائم کیا جائے۔ اپیل کنندہ نے ایڈیشنل سیشن جج بھاگل پور کے سامنے اپنی اپیل کے ذریعے اس حکم کو چیلنج کیا۔اپیلی جج نے فاضل مجسٹریٹ کے فیصلے سے اتفاق کیا اور اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی اپیل کو خارج کیا گیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے اس معاملے کو پٹنہ کی عدالت عالیہ کے سامنے اپنی فوجداری نظر ثانی کی درخواست نمبر 924 بابت 1957 کے ذریعے پیش کیا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ کارروائی میں دونوں نچلی عدالتوں کے ذریعے منظور کردہ احکامات کی تصدیق شدہ کاپیاں اپیل کنندہ نے بغیر کسی عدالتی فیس کے اپنی نظر ثانی کی درخواست کے ساتھ دائر کی تھیں۔اس کے بعد اپیل کنندہ سے کہا گیا کہ وہ بالترتیب دونوں حکم ناموں کیلئے روپے 52.75 اور .nP 50-75 روپے کی عدالتی فیس ادا کرے۔ اپیل کنندہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے اس حکم کی صداقت پر سوال اٹھایا، اور اس لیے اس کی نظر ثانی کی درخواست عدالت عالیہ کے سامنے اس سوال کے فیصلے کے لیے رکھی گئی کہ آیا اسٹامپ رپورٹر کی ہدایت کے مطابق عدالتی فیس کی ادائیگی کے ساتھ دو مصدقہ کاپیاں وصول کی گئیں۔عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ اسٹامپ رپورٹر کی طرف سے دی گئی رپورٹ اس عمل سے مطابقت رکھتی ہے جس پر عدالت عالیہ نے اس معاملے میں عمل کیا تھا اور مذکورہ عمل کو دفعہ 9 کیتوضیعات کے ذریعےکلی طور پر جائز قرار دیا گیا تھا۔نتیجے میں اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل کہ دونوں احکامات پر کوئی ڈاک ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہے، مسترد کر دی گئی اور اسے حکم کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر ضروری ڈاک ٹکٹ لگانے کی ہدایت کی گئی۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے آئین کے دفعہ (1) 134 (سی)کے تحت عدالت عالیہ سے ایک سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی اور اسےحاصل کیا ، اپیل کنندہ کا مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔یہ اس سند کے ساتھ ہے۔کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا ہے ؛ اور ان کی طرف سے مسٹر پی کے چیٹرجی نے زور دیا ہے کہ پٹنہ عدالت عالیہ کا نظریہ دفعہ 9 کی حقیقی تعمیر سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ اپیل پٹنہ عدالت عالیہ میں رائج متعلقہ عمل کی صداقت کو جانچنے کے لیے ایک ٹیسٹ کیس کے طور پر لڑی جا رہی ہے۔

مسٹر چیٹرجی کا مؤقف ہے کہ دفعہ 9 کی تشریح میں اس پالیسی کو ذہن میں رکھنا مناسب ہوگا جسے قانون ساز نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی مادی توضیعات نافذ کرنے میں جان بوجھ کر اپنایا ہے جوضابطہ کے تحت ملزم افراد کو مطلوبہ نقل فراہم کرنے کے سوال سے متعلق ہے۔ضابطہ کی دفعہ (4) 173 کے مطابق تفتیش یا مقدمہ شروع ہونے سے پہلے پولیس اسٹیشن کا انچارج افسر ذیلی دفعہ (1) کے تحت پیش کی گئی رپورٹ کی کوئی بھی نقل ملزم کو مفت فراہم کرے گا یا پیش کرے گا۔اوردفعہ154 کے تحت درج ابتدائی اطلاعی رپورٹ اور دیگر تمام دستاویزات یا اس کے متعلقہ اقتباسات جن پر استغاثہ انحصار کرنے کی تجویز کرتا ہے۔دفعہ 207 الف، ذیلیدفعہ (3)اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ جب ملزم پیش ہو یا اسے اس کے سامنے لایا جائے تو مجسٹریٹ خود کو مطمئن کرےاور 173(4) مناسب طریقے سے تعمیل کی گئی ہے۔دفعہ ,210ضمن ,(2)کے تحت جیسے ہی ملزم کے خلاف الزام وضع کیا جائے گا اسے پڑھا جائے گا اور اسے سمجھایا جائے گا اور اگر وہ چاہے تو اس کی ایک کاپی اسے مفت دی جائے گی۔دفعہ 251 اے، ذیلیدفعہ ,(1)کی ضرورت ہے۔ (4) 173اسی طرح اگر تعمیل نہیں کی گئی ہے تو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجسٹریٹ یہ مطالبہ کرے گا کہ زیر بحث دستاویزات ملزم کو مفت فراہم کی جائیں۔اسی طرح دفعہ (1) 371 بشرطیکہ ملزم کی درخواست پر سمن کیس کے علاوہ کسی بھی معاملے میں فیصلے کی ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ 548اگر عدالت مطمئن ہو کہ ایسا کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے تو عدالت ملزم کو جج کے الزام کی ایک کاپی فیصلہ ساز کمیٹی یا کسی حکم یا بیان یا ریکارڈ کے دوسرے حصے کی مفت پیش کرنے کا اختیار دیتی ہے۔دلیل یہ ہے کہ مقننہ کی پالیسی ملزم شخص کو متعلقہ دستاویزات مفت فراہم کرنا ہے اور یہ اس پالیسی سے مطابقت نہیں رکھتی کہ وہ دفعہ 9 کے تحت فوجداری احکامات اور فیصلوں کی تصدیق شدہ کاپیوں پر عدالتی فیس ادا کرے۔

اس بات پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ عدالت فیس ایکٹ کی دفعات کو سختی سے مدعی کے حق میں سمجھا جانا چاہیے اور کسی بھی دستاویز کو عدالتی فیس کے ساتھ ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے جب تک کہ یہ واضح طور پر ثابت نہ ہو کہ یہ ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کی زیادتی کے تحت آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ ہمیں اس کے موجودہ دلیل سے نمٹنے کے لیے دفعہ 9 کی آزادانہ تعمیر کو اپنانا چاہیے۔ہم دونوں میں سے کسی بھی دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔

وہ پالیسی جو بھی ہو جس پر توضیعات فوجداری کی متعلقہ دفعات مبنی ہوں۔مذکورہ پالیسی پر مبنی کوئی بھی غور قانونی توضیعات کو سمجھنے میں کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ ایکٹ کے سیکشن 4 میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے پہلے یا دوسرے گوشوارہ میں منسلک کسی بھی قسم کی کوئی بھی دستاویز، جو فیس کے ساتھ قابل وصول ہو، کسی بھی عدالت میں دائر، نمائش یا ریکارڈ نہیں کی جائے گی، یا موصول یا پیش نہیں کی جائے گی، جب تک کہ اس طرح کے دستاویز کے سلسلے میں ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے ذریعہ مقرر کردہ رقم کی فیس ادا نہ کی جائے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ہر دستاویز جو دفعہ 4 کے دائرہ کار میں آتی ہے۔متعلقہ شق کے ذریعہ مقرر کردہ عدالتی فیس برداشت کرنی ہوگی ؛ اور اس طرح یہ سوال کہ آیا کوئی خاص دستاویز دفعہ4 کے تحت آتا ہے۔ اور اس طرح اس کے لیے مقرر کردہ عدالتی فیس ادا کرنی چاہیے جس کا فیصلہ صرف ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے حوالے سے کیا جانا چاہیے۔ مذکورہ توضیعات تعمیر میں ضابطہ فوجداری کی توضیعات پالیسی کے بارے میں کوئی فرضی غور و فکر شاید ہی کوئی مددگار ثابت ہوگا۔اسی طرح دفعہ 9 کی آزادانہ تعمیر کے اصول پر انحصار کرنا بے کار ہوگا جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ مذکورہ دفعہ دو تعمیرات کے قابل ہے۔اگر دفعہ 9 میں استعمال ہونے والے الفاظ معقول طور پر اس تعمیر کے قابل ہیں جس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لیے اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ اس کے لیے یہ استدعا کرنا کھلا ہو سکتا ہے کہ متبادل تعمیر جو دستاویز کو عدالتی فیس کے الزام کے تابع بناتی ہے اسے قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ لیکن، اگر مضمون میں استعمال ہونے والے الفاظ معقول طور پر صرف ایک تعمیر کے قابل ہیں، تو لبرل تعمیر کا نظریہ مکمل طور پر جگہ سے باہر ہوگا۔دفعہ 9 کا اثر مساوی، صحیح یا منصفانہ ہے یا نہیں، اگر مضمون کا معنی سیدااور واضح ہو تو یہ غیر متعلقہ ہوگا۔جیسا کہ لارڈ بلیک برن نے کولٹنیس آئرن کمپنی بمقابلہ بلیک میں ٹیکس لگانے کی شق کو سمجھنے کے سوال سے نمٹنے میں مشاہدہ کیا ہے" جب ارادہ کافی حد تک دکھایا جاتا ہے تو، میرے خیال میں، یہ قیاس کرنا بے سود ہے کہ ٹیکس عائد کرنے کا سب سے منصفانہ اور سب سے زیادہ مساوی طریقہ کیا ہوگا۔"لہذا، دفعہ 9 کی طرف رجوع کرنا اور یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ منصفانہ اور معقول تعمیر پر اس کا کیا مطلب ہے۔

شڈول1کیدفعہ 6 کسی فیصلے یا حکم کی نقل یا ترجمہ کے لیے عدالتی فیس کی ادائیگی سے متعلق ہوں جو حکم نامے کی طاقت نہیں رکھتا ہے، جبکہ دفعہ7 ڈگری کی نقل سے متعلق ہے۔یہ واضح ہے کہ موجودہ اپیل میں جن احکامات سے ہمارا تعلق ہے وہ دفعہ 6 یا دفعہ 7 کے تحت نہیں آتے۔دفعہ 9 اس طرح سے ہے :۔

نمبر		مناسب فیس
9۔کسی بھی محصولات یا عدالتی کارروائی یا حکم کی کاپی جو اس ایکٹ کے ذریعہ دوسری صورت میں فراہم نہیں کی گئی ہے، یا کسی بھی اکاؤنٹ، گوشوارہ، رپورٹ یا اس طرح کی کاپی، جو کسی سول یا فوجداری یا محصولات عدالت یا دفتر سے، یا کسی چیف آفیسر کے دفتر سے لی گئی ہے۔جس سے صوبہ کی انتظامی انتظامیہ کا اختیاردیاگیاہو۔	ہر تین سو ساٹھ الفاظ یا تین سو ساٹھ الفاظ کے حصے کے لیے۔	آٹھ آنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ واضح ہے کہ کسی گوشوارہ یا رپورٹ یا اس طرح کی کسی فوجداری عدالت سے نکالی گئی کاپی دفعہ 9 کے آخری حصے میں واضح طور پر فراہم کی گئی ہے۔ اور اس لیے اس دلیل کو قبول کرنا ناممکن ہوگا کہ فوجداری عدالت عالیان میں کارروائی مکمل طور پر شڈول.Iکے متعلقہ مضامین کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ اگر کسی فوجداری عدالت میں دیے گئے گوشوارہ کی کاپی دائر کی جاتی ہے تو اسے دفعہ 9 کے ذریعہ مقرر کردہ عدالتی فیس برداشت کرنی ہوگی۔ اس موقف میں تنازعہ نہیں ہے۔اس بات پر بھی تنازعہ نہیں کیا جا سکتا کہ فوجداری عدالت میں کارروائی عدالتی کارروائی ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 4 ،ذیلی کی دفعہ (ایم) میں عدالتی کارروائی کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ اس میں کوئی بھی کارروائی شامل ہے جس کے دوران ثبوت قانونی طور پر حلف پر لیا جاتا ہے یا لیا جا سکتا ہے۔اس طرح اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ فوجداری کارروائی میں منظور کیا گیا حکم عدالتی کارروائی میں منظور کیا گیا حکم ہے، اور یہ عام بنیاد ہے کہ موجودہ اپیل میں دیے گئے احکامات ایکٹ کے ذریعے فراہم نہیں کیے گئے ہیں۔ ہمارے سامنے یہ نہں کہا گیاہے کہ دفعہ 107 کے تحت کی جانے والی کارروائی میں درج ذیل عدالتوں کے ذریعے دیے گئے فیصلے۔ ضابط کے احکامات نہیں ہیں، یا عدالتی کارروائی کا حصہ نہیں ہیں۔لہذا، اگر کسی فوجداری کارروائی میں دیئے گئے حکم یا فیصلے کی کاپی عدالت عالیہ کے سامنے دائر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو یہ واضح طور پر دفعہ 9 کیتوضیعات کو راغب کرتی ہے۔دفعہ 9 میں استعمال ہونے والے الفاظ واضح اور غیر واضح ہیں، اور ہماری رائے میں، ایک منصفانہ اور معقول تعمیر پر، وہ صرف ایک نتیجے پر پہنچتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ فوجداری فیصلوں یا احکامات کی نقول پر دفعہ 9 کے ذریعہ مقرر کردہ عدالتی فیس کا ڈاک ٹکٹ ہونا ضروری ہے۔یہ وہ نظریہ ہے جو عدالت عالیہ نے کئی سالوں سے عدالت عالیہ میں رائج عمل کے ساتھ مستقل طور پر لیا ہے۔ہم مطمئن ہیں کہ عدالت عالیہ کا نظریہ اور وہاں رائج عمل دفعہ 9 کیتوضیعات کے ذریعے مکمل طور پر جائز ہے۔یہ سوال ٹراوانکور-کوچن عدالت عالیہ کے سامنے جیمز پال الیکسن-ڈیر بمقابلہ جیمز آرتھر ایڈورڈز میں اٹھایا گیا تھا جہاں عدالت فیس ایکٹ کے دفعہ 10 کی تعمیر کے بارے میں بھی یہی نظریہ لیا گیا ہے۔

ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل میں کچھ دلیل موجود ہے کہ دفعہ 9کے ذریعہ مقرر کردہ عدالتی فیس بعض اوقات ملزم افراد پر مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن یہ پالیسی کا معاملہ ہے جس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔تاہم مقننہ اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ کیا فوجداری احکامات اور فیصلوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

نقول سے متعلق کوئی مناسب شق نافذ کرنا مناسب نہیں ہوگا جیسا کہ مدراس میں کیا گیا ہے۔مدراس مقننہ نے ایکٹ کے آرٹیکل-6 الف کو شڈول I میں ایکٹ V بابت 1922 سے شامل کیا ہے۔ جو 8 آنا کی یکساں عدالتی فیس کو کسی فوجداری عدالت کے فیصلے یا حکم کی نقل یا ترجمہ کے لیے مقرر کرتا ہے۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document